14085-اس وقت جو بندر اور خنزیر ہیں کیا یہ مسخ شدہ بشر ہیں

سوال

آپ مجھے بندروں کے بارہ میں بتاسکتے ہیں کہ کیا یہ وہی بشر ہیں جنہیں اللہ تعالی کے احکام میں معصیت کی بنا پر جانوروں میں مسخ کردیا گیا تھا ؟

اور اگر معاملہ کچھ ایسا ہی ہے تو وہ کون سی قومیں ہیں ؟

پسندیدہ جواب

انسان کی ظاہری شکل کے بدلنے کو مسخ کہا جاتا ہے ، اللہ تبارک وتعالی نے ہیں قرآن مجید میں کئ ایک مقام پر یہ خبر دی ہے کہ اس نے بنی اسرائیل میں سے کچھ کی شکلوں کو مسخ کرکے اللہ تعالی کی معصیت کرنے بطور سزا بندر بنا دیا تھا ، تواللہ تعالی بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

{اور یقینا تمہیں ان لوگوں کا بھی علم ہوگا جو تم میں سے ہفتہ کے بارہ میں حد سے تجاوز کرگئے تھے اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ ، اسے ہم نے پہلے اور بعد والوں کے لیے عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ و نصیحت کا سبب بنادیا} البقرۃ (65–66) ۔

اوراللہ تعالی نے ان کے قصہ کو سورۃ الاعراف میں ذرا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جوکہ دریائے (شور) کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال دریافت کریں جب کہ وہ ہفتہ کے بارہ میں حد سے تجاوز کررہے تھے جب ان کے پاس ہفتہ والے دن توان کی مچھلیاں ظاہر ہوہوکران کے سامنے آتی تھیں ، اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا توان کے سامنے نہ آتی تھی ، ہم ان کی اس طرح آزمائش کرتے تھے اس کی وجہ ان کا فسق تھا ۔

اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کی کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شائد وہ ڈر جائیں ۔

توجب وہ اس چیز کو بھول گئے جوانہیں سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو زیادتی کرتے تھے ان کے فسق کی وجہ سے ایک سخت عذاب میں پکڑلیا ۔

یعنی جب وہ اس کام میں حد سے تجاوز کرگئے جس سے منع کیا جاتا تھا تو ہم نے انہیں کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ} الاعراف (163–166) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{آپ کہہ دیجئے اے یھودیو اور نصرانیو ! تم ہم سے صرف اس وجہ سے دشمنیاں کررہے ہو کہ ہم اللہ تعالی پر اور جو کچھ ہماری جانب نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ اس سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ایمان لائے ہیں اور اس لئے بھی کہ تم میں اکثر لوگ فاسق ہیں ۔

کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتاؤں ؟ کہ اللہ تعالی کے نزدیک اس سے بھی زیادہ برا اجر پانے والے کون ہیں ؟ وہ ہیں جس اللہ تعالی نے لعنت کی اور اس پر وہ غصہ ہوا اور ان میں کچھ کو بندر اور کچھ کو خنزیر بنا دیا ، اور جنھوں نے طاغوت کی پرستش کی ، یہی وہ لوگ ہیں جو بدترین درجے والے ہیں اور یہی سیدھے راہ سے زیادہ بھٹکنے والے ہیں }المائدۃ (59–60) ۔

انہوں نے اللہ تعالی کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالی نے اس کی سزا میں انہیں مسخ کردیا ، اور پھر یہ سزا صرف بنی اسرائیل کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں بتایا ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم ہی نہیں ہوگی جب تک کہ اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مسخ نہ ہو جائے ، اور جو لوگ تقدیر کی تکذیب اور شراب نوشی کرتے اور گانے سنتے ہیں ان کے بارہ اسی کی وعید آئی ہے اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قیامت سے قبل مسخ اور زمین میں دھنسا پتھروں کی بارش ہوگی) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4059) اور صحیح ابن ماجہ (3280) ۔

خسف زمین شق ہو اور اس میں کوئی شخص یا گھر یا کوئی شہر دھنس جائے تو اسے خسف کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تھا ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تو ہم اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا} القصص (81) ۔

اور قذف پتھروں سے مارنے کو کہتے ہیں ، جیسا کہ اللہ تعالی نے قوم لوط کے ساتھ کیا ، اللہ تعالی نے اس کے بارہ میں فرمایا :

{اور ہم نے ان پر کنکر والے پتھر برسائے} الحجر (74) ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اس امت میں اہل قدر (یعنی تقدیر کی تکذیب کرنے والوں میں) زمین میں دھنسا یا پھر مسخ شکلوں کا بگڑنا ہوگا) سنن ترمذی حدیث نمبر (2152) صحیح ترمذی (1748) ۔

اور امام ترمذي نے ہی عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس امت میں زمین میں دھنسا اور شکلوں کا بگڑنا (مسخ) اور پتھروں کی بارش ہوگی ، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہوگا ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ناچنے والیاں اور موسیقی کا ظہور اور شراب نوشی ہونے لگے گی) سنن ترمذی حدیث نمبر (2212) صحیح ترمذی حدیث نمبر (1801) ۔

اس حدیث میں لفظ القینات کا معنی مغنیات یعنی گانے والی کنجریاں ہیں ۔

تو یہ احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ اس امت میں بھی کچھ معصیت اور گناہوں کی سزا مسخ یعنی شکلوں کا بگاڑ ہوگا ، تو مسلمان کو اللہ تعالی کے حرام کردہ کاموں کے ارتکاب سے پرہیز کرنا اور بچنا چاہیے ، اس شخص کے لیے تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے جو اللہ تعالی کے غضب اور انتقام کو دعوت دیتا ہے ، اللہ تعالی ہم سب کو اپنی سزا کے اسباب سے ، بچا کر رکھے آمین یا رب العالمین ۔

اوراس وقت موجود بندراورخنزیر یہ ان میں سے نہیں جو کہ پہلی امتوں میں سے مسخ کیئے گئے تھے اس لیے کہ اللہ تعالی جسے مسخ کردے اس کی نسل ہی نہیں چلاتا ، بلکہ وہ اسے مسخ کرنے کے بعد ہلاک کردیتا ہے اوراس کی آگے نسل نہیں بناتا ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے .بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ بندراورخنزیر وہی انہیں میں سے ہیں جنہیں مسخ کیا گیا تھا ؟

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ اللہ عزوجل مسخ کیئے گئے کی نسل نہیں بناتا اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہوتی ہے ، اور بلاشبہ بندراورخنزیر توپہلے ہی موجود تھے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2663) ۔ عقب کا معنی اولاد ہے

امام نووی رحمہ اللہ تعالی شرح مسلم میں کہتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(اور بلاشبہ بندراورخنزیر توپہلے ہی موجود تھے)

یعنی بنی اسرائیل کے مسخ ہونے سے قبل ہی بندراورخنزیر موجود تھے ، تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ مسخ سے نہیں ہیں ۔ اھ

اوراللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھتا ہے اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ عیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .